



سوال

(499) آمین بالجہر

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جہری نمازیں امام جب **وَلَا الضَّالِّینَ** کہے تو مقتدی فوراً آمین کہہ سکتے ہیں یا جب امام کہے تو اس کی آمین سن کر مقتدی آمین کہے؟ ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ **إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ** کا مطلب یہ ہے کہ امام جب بلند آواز سے آمین کہے تو مقتدی پھر بول سکتے ہیں۔ وہ ”سنن کبریٰ“ کی کسی حدیث کا حوالہ دیتے ہیں: **إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: وَلَا الضَّالِّينَ وَقَالَ: آمِينَ فَقُولُوا: آمِينَ** آپ پوری تحقیق سے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جمہور اہل علم کے نزدیک مستحب یہ ہے، کہ مقتدی کی (آمین) امام کی (آمین) کے ساتھ ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا استدلال ایک روایت سے ہے، جس کے الفاظ یوں ہیں:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ: آمِينَ۔ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ: آمِينَ۔ فَمَنْ وَافَقَ تَأْيِئَةً تَأْيِئَةَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (النسائی، البوداؤد، والسراج) سنن النسائی، باب جنز الإمام آمین، رقم: ۹۲۷، سنن أبی داؤد، باب التأمین وراء الإمام، رقم: ۹۳۶

یعنی ”جب امام **غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ** کہے، تو تم آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں، اور اس لئے بھی کہ امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی (آمین) فرشتوں کی (آمین) سے موافق ہوتی ہے، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

‘وَبُودَالٌ عَلَى أَنَّ الْمَرَادَ، الْمُوَافَقَةُ فِي الْقَوْلِ، وَالرَّثَانِ

یعنی یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ موافقت سے مراد قولی اور زبانی موافقت ہے۔

اور امام نخطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

‘مَعْنَى قَوْلِهِ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ أَيْ مَعَ الْإِمَامِ، حَتَّى يَلْقَى تَأْيِئَتَهُمْ، وَتَأْيِئَةُ مَعَا الْعَالَمِ ۱/۲۲۳



”قُولُوا آمِينَ“ کا مضموم یہ ہے کہ امام کے ساتھ آمین کہو، حتیٰ کہ تمہاری اور امام کی آمین اکتھی واقع ہو۔“

یہ بھی یاد رہے کہ اکتھی ’آمین‘ کہنے کا مضموم یہ ہرگز نہیں ہے، کہ امام اگر سنت کو سہوایا عمداً ترک کر دے، تو مقتدی بھی آمین نہ کہے۔ بلکہ مقتدی کو سنت پر عمل کرتے ہوئے، پھر بھی آمین کہنی چاہیے۔ صحیح حدیث میں وارد ہے

: «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوهُنَّ أُصَلِّيْ، صَحِيْحُ الْجَارِي، بَابُ الْأَذَانِ لِلنَّسَافِرِ، إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً، وَالْإِقَامَةَ، وَكَذَلِكَ بِعَرَفَةَ وَضَمِّع... إلخ، رقم: ۶۳۱

یعنی جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ٹھیک اسی طرح نماز پڑھو۔

تو گویا آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم ہر دو صورت آمین بلند آواز سے کہو۔ نیز امام شافعی فرماتے ہیں:

’عَلَى أَنْ التَّامُّومَ يُؤْمِنُ، وَلَوْ تَرَكَ الْإِمَامُ سَهْوًا، أَوْ عَمْدًا (الائم)

یعنی ’’تاموم (مقتدی) کو آمین کہنی چاہیے، اگرچہ امام بھول کر یا قصداً ہچھوڑ دے۔‘‘

اور سائل کے سنن کبریٰ کے حوالہ سے نقل کردہ الفاظ اصل میں نہیں ہیں اور اگر بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائیں، تو ان کا مضموم وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا۔ کہ مقتدی کی ’آمین‘ آگے پیچھے کی بجائے، امام کے ساتھ ہونی چاہیے۔ بلکہ امام بیہوشی کے قائم کردہ عناوین اس پر دال (داللت کرتے) ہیں، کہ امام اور تاموم (یعنی مقتدی) دونوں کو آمین کہنی چاہیے۔ (سنن کبریٰ) السنن الکبریٰ للبیہقی، باب التامین: ۵۵، باب جہر الإمام بالتامین: ۵۶-۵۸

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 423

محدث فتویٰ